جلد ۱۱ | لمبئی | دوشنبہ ۵ ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۹۰۶ع | نمبر ۱

مقدمۃ الجیش

دشمنوں کے منہ میں خاک

دول یورپ کو ہمیشہ یہی فکر لگی رہتی ہے کہ سلطنت عثمانیہ
کو کسیطرح نقصان پہنچے مگر جو خدا اُسکی تو یہ ہمت نہیں کہ
خود مقابلہ کے لئے کھڑے ہوں اسلئے اب یہ ترکیب کی ہے
ٹرکی کی علاقہ مقدونیہ میں بغاوت پھیلانیکی کوشش کر رہے
ہیں۔ مقامات طرابلس اور شام وغیرہ میں ان دشمنوں نے
بھولی بھالی رعایا [illegible] کا دی ہے
حضرت سلطان المعظم کی بیدار مغزی نے دول یورپ کی [illegible]
[illegible]
کر دیا [illegible]
[illegible]
[illegible] منہ میں خاک پڑ گئی۔

سخت تعجب ہے

یورپ میں طاقتوں کی اپنا زبان سے بھی بڑی حیرت انگیز
ہوتی ہیں دوستی اور دوستی نہ رہنے کے باہمی دونوں کا
کھیل ہے اور نہیں تو بگڑتے دیر لگتی ہے نہ بنتے دیر
کو دیکھئے کہ اسی کی بدولت برطانیہ اور جرمنی کے
درمیان سخت خصومت پیدا ہوگئی تھی اور معرکہ آرائی
میں صرف ایک پنچ کی کسر رہ گئی تھی لیکن جب ان دونوں
طاقتوں کے مدبرین کی آنکھ کھل گئی کہ ہم نے یہ
کیا جھگڑا مول لے رکھا ہے اور اپنی حماقت سے متنبہ
ہوکر اتحاد کے معاہدے کئے گئے۔ تو فرانس
نے بھی پہلو بدلا۔ یہ پیدا ہوا کہ یہ دونوں سلطنتیں
ملکر کمیشن [illegible] اسلئے [illegible]
[illegible] نے اس اتحاد پر بڑی خوشی ظاہر کی اور اتحاد کی سرسبزی
کرنیوالوں کا شکریہ ادا کیا۔

زار روس سے یہ اُمید؟

سلطنت روس میں مسلمانوں کو آئے دن مظالم کا سامنا
رہتا ہے اس کے بیان کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ تمام
انگریزی اخبارات اس قسم کی شکایات سے بھرے پڑے
ہیں۔ مگر عربی اخبارات میں ایک خبر دیکھنے سے ہمیں
سخت حیرت ہوئی۔ وہ لکھتے ہیں کہ آئندہ روس کے
پارلیمنٹ انتخاب میں مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ
کیا جائیگا۔ اور مسلمانوں کی تعداد کے مطابق
ممبر پارلیمنٹ میں شامل کئے جائینگے۔ اگر یہ خبر صحیح
ہے تو واقعی وہاں کے مسلمان بہت خوش ہونگے
کیونکہ اس صورت میں ضرور ان کے درجے حقوق
کا بھی گورنمنٹ کو خیال رہیگا اور شاید آئندہ وہ
[illegible]
زار روس سے یہ امید تھی۔ خدا کرے یہ خبر صحیح ہو۔

مسلمانان کانپور کی حجاج سے ہمدردی

حجاج کی بیکسی وبےبسی کی اب تو اس قدر دھوم مچ گئی ہے کہ تمام ہندوستان کے مسلمان انکی حالت زار پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔ مسلمانان بمبئی کو تو جب دیکھنے کا اتفاق ہوا بہت چیخ پکار کی مگر افسوس کہ بدحال موٹی توند والا کو کسی نے کروٹ بھی نہ لی تھی کہ مسلمانوں کی جانب سے ایک عرضی گئی ہوئی ہے مگر وہ جو ہمدردان قوم کی کارروائی ہے۔ اگر اجابت قدرت سے کام ہو جاتا تو کامیابی کی توقع ہوئی۔ مسلمانان کانپور کی بہت ہمدردی قابل تعریف ہے کہ انہوں نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ جلسہ حاجیوں میں جمع کر کے حجاج کی بیکسی وبےبسی پر بیحد افسوس کئے اور رحم کی درخواست بحضور ولیسرائے پاس کی کہ گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں بذریعہ تار جلسہ کی رپورٹ اور رحم کی درخواست کی۔ اور ایک درخواست مسلمانان کانپور کی طرف سے بھیجی گئی کہ باب الحجاج دفتر عالیہ میں بھیجا۔ مسلمانان کانپور نے نہایت خشوع خضوع۔ منت سماجت۔ لجاجت۔ گڑگڑاہٹ سے گورنمنٹ کی خدمت میں گذارش کی ہے کہ حجاج خوف قرنطینہ سے بہت تنگ ہو گئے ہیں۔ انپر تھوڑا سا رحم کیا جائے۔ ابھی اس درخواست کا جواب نہیں ملا ہے۔ ہمارا جہاں تک خیال ہے یوں ہی جواب ملیگا جو مسلمانان بمبئی کی سرسری عرضی کا ملا ہے یعنے مسافروں کی شستاکوں ہے نقارخانے میں طوطی کی آواز کون سنتا ہے ... [illegible]

حاجیوں کی کشمکش

بڑا افسوس کرتی ہے کہ گویا کہ معاہدہ پیرس کی دفعہ ۹۰ و ۹۸ کا ایسا زور ہے کہ ہندی حجاج (جو صفائے باطنی کی غرض سے ہوا جاتے ہیں) بغیر صفائے ظاہری کے چھوڑے نہیں جا سکتے۔ اب یہی بات کہ معاہدہ پیرس میں جو کالے دانسون کی جانچ پڑتال کا ارشاد ہے اور جسکا اشارہ کیا ہے۔ آیا اس سے یہی غرض ہے کہ کالے دانسون کا ولایت میں (سی نادہ) پسینہ کے ذریعے نکالا جائے یا صرف نبض وغیرہ دیکھ کے چھوڑ دیا جائے اسکی بابت غور کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے غور میں گنجائش ہے کیونکہ معاہدے میں ابزرویشن کا لفظ ہے جسکے معنے ہیں۔ طبی معائنہ۔ دوسری تجویز تمام قرنطینہ کی بابت ہے۔ اسکی نسبت بھی غور ہو رہا ہے یعنے اہل بمبئی پر رحم کھا کے اور کوئی مقام اسکے لئے تجویز کیا جائے۔ یعنے بمبئی کو بندر سے حجاج کی روانگی بند کر دیا جائے۔

کیوں جی مسلمانان بمبئی! حجاج پر رحم کی درخواست کرکے کچھ خوش ہوئے۔ گورنمنٹ عالیہ سے جو حقوق اور مراحم خسروانہ کی امید تھی اوسکا ظہور دیکھا۔ بس اب اور چاہتے کیا ہو۔ تمہاری آنکھوں کے سامنے حجاج بلبلائینگے نہ تمہارے کانوں میں انکی آہ وزاری کی دل ہلا دینے والی صدائیں پہنچینگی۔ نہ تم کو صدمہ ہوگا۔ حجاج پر چاہیے گورنمنٹ رحم کرے یا نہ کرے۔ مگر وہ ضرور ہی رحم کر دیگی کہ تم کو خیالی کشمکش سے نجات دیگی اسکے بعد تم کو کسی طرح کی شکایت کی ضرورت نہ ہوگی۔

گورنمنٹ بیوقوف نہیں ہے

سودیشی تحریک کے تائید میں بنگالیوں نے حد اعتدال سے قدم باہر رکھا تو گورنمنٹ کو قیام امن کے خیال سے اس معاملہ میں مداخلت کرنا پڑی۔ اس سے پہلے گورنمنٹ کو یہ خیال ہوا کہ گورنمنٹ کو ہندوستان کی ترقی کا ذرا بھی خیال نہیں۔ اپنی طرف سے تو ہماری بہبودی کا سامان کرتی رہی لیکن ہم میں جو اپنی ترقی کا جوش پیدا ہوا ہے تو اوسکو بھی وہ زبردستی روکنا چاہتی ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ گورنمنٹ پر یہ الزام لگانا سراسر ناانصافی ہے۔ بمبئی میں سودیشی تحریک بڑے زور وشور کے ساتھ عمل ہو رہا ہے مگر کبھی گورنمنٹ نے اس میں مداخلت نہکی۔ اور نہ وہ یہ چاہتی ہے کہ رعایا کو اس جوش سے روکے بلکہ بنگالیوں نے طریقہ ہی ایسا ناجائز اختیار کیا ہے کہ اوسے روکنا گورنمنٹ کا فرض تھا۔ سربازار اودھم مچا رکھا تھا کہ اپنی خوشی سے خرید وفروخت روکنا یہ رعایا کا کام نہیں ہے۔ واجبی طریقہ سے اپنے ملک کی ترقی رعایا کا فرض ہے اور گورنمنٹ ہر طرح ہونے کے ترقی ملک کے اسباب میں مدد دینے کو تیار ہے۔

چنانچہ سرکاری کتابوں کے لئے ہندوستان میں امریکا سے کاغذ منگایا جاتا تھا۔ لیکن جب رعایا کی درخواست پر گورنمنٹ کو یہ خیال ہوا کہ ضروری کاغذ ہندوستان میں تیار ہوتا ہے۔ اور اس میں وہ تمام صنعتیں موجود ہیں جو امریکا کے کاغذ میں ہیں تو یہ حکم صادر فرمایا کہ آئندہ امریکا سے کاغذ نہ منگوایا جائے بلکہ سودیشی کاغذ سرکاری کتابوں میں لگایا جائے۔

ہمہ قوم اسلام خرسند گشت

سنہ ۱۹۶۲

اسمین ذرا بھی شک نہین کہ اس خبر کو سنکر تمام روے زمین کے مسلمان خوش ہون گے کہ ایک اسلامی تخت کے گدی نشین کے ۳۹ برس خیر و خوبی کے ساتھ گذرے - اور ہم اسلامی بجا طور چالیسوین سال کے دوران حکومت کی منزل سطے کرنی شروع کر دی - غالباً ہمارے ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ وہ کون فرخندہ بخت تخت نشین ہے وہ **شاہ بیدار بخت شاہ دکن** ہین -
۱۹۰۵

آپکی فیاضی اور عالی حوصلگی کا ڈنکا ہندوستان مین ہی نہین بج رہا ہے عرب و عجم مین بھی آپکی سخاوت کی دھوم ہے - اور اسمین شک نہین کہ آپکے وجود ذیجود سے ہزارہا مسلمان بے ہاتھ پاؤن ہلانے پرورش ہی نہین پاتے بلکہ عیش اڑا رہے ہین یہی وجہ ہے کہ ہند کے تمام مسلمان آپکی ذات بابرکات کو مغتنمات سے سمجھتے ہین - اور آپکی سلامتی کے لئے دل و جان سے دعا کرتے ہین - اور آپکے متعلق خبر فرحت اثر سنکر تہ دل سے خوشی مناتے ہین -

چنانچہ بمبئی کے مسلمانون نے بتقریب **فرحت گرائی جشن جوبلی** ایک عظیم الشان جلسہ کیا - (جس کا مفصل ذکر سلطان الاخبار روزانہ مین کیا گیا) اسلامی حیثیت کی شان سے جس قدر آپکی تعریف و توصیف کی جائے کم ہے مگر افسوس ہے کہ باوجود عاقل دانا اور بیدار مغز ہونے کے آپ فرائض سلطنت کیطرف ذرا بھی توجہ نہین کرتے [illegible] علاقہ کے خیر خواہ بھی کہین گے کہ

چہل سال عمر عزیزت گذشت

۱۳۱۵ فصلی

حضور پرنور کی اندرونی حالت پر جہان تک نگاہ ڈالی جاتی ہے یہی سمجھ مین آتا ہے کہ حضور نظام خلد اللہ ملکہ نے مصرع ع بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست کو اپنا مسلک بنا رکھا ہے - بچپن مین جب آپ تخت افروز ہوئے تھے تو آپنے اسی مصرعے کے ساتھ اپنی عیش پرستی کا اظہار کیا - کہ اہل اسلام تو کیا مخالفین بھی شش و شکر دانتون مین انگلی دبا رہے تھے -

یہ مانا کہ خدا نے آپکو صاحب تخت مالک تخت بنایا ہے تو عیش و کامرانی آپکے لونڈی غلام ہونے ہی چاہیئن - ہم بھی صدق دلی سے بہزار خشوع و خضوع یہی دعا کرتے ہین کہ آپکے لئے ہر روز روز عید ہو ہر شب شب برات ہو لیکن ہر بات کی انتہا ہوتی ہے - خال معشوقان گو کہان تک دلاویز ہے کہ حافظ شیرازی سمرقند و بخارا نثار کرنے کو تیار ہو گئے - لیکن اوسکی نسبت - تجربہ کارون اور پختہ مغزون کا یہ مقولہ ہے کہ ع حد سے بڑھا جو خال تو بس مسّا ہوا صبح و مسا تجھ ہند کے عیش و عشرت مین گذارنا صاحب تخت کے لئے ہرگز زیبا نہین بمبئی مین چند خوشامدیون نے نوجوان بدری پیکر پارسنون کا حضور پر [illegible] کرایا اس سے لوگون کا یہ شک قوی ہو گیا کہ آپ راجہ اندر بنکر اسی طرح پریون کے اکھاڑے مین عمر بسر کرنی چاہتے ہین کہ جب آنکھ کھلے تو کسی پری یا حور ہی پر نظر پڑے غالب بھی جبکہ یہ کہتے ہین تھکتے - کہ ہمین [illegible] سال پر بھی

مزاج تو از زن پرستی گذشت

سنہ ۱۹۶۲

حال کے واقعہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ چشم بد دور ابھی تک آپکے میلان طبع مین کمی نہین ہوئی - بمبئی مین جو خصوصیت کے ساتھ پارسنون کو اپنی قدمبوسی کا شرف بخشا - یہہ خیال ہمیشہ کے لئے قائم ہو گیا - چنانچہ جشن جوبلی کے موقعہ پر بھی آپنے گروہ پارستان کی وہ عزت افزائی کی کہ مہ جبین پارسنون کو چار چاند لگ گئے - پری پیکر - چلبلی - الھڑ - چھیل چھبیلی مست ناز پارسنون کا ایک ڈیپوٹیشن بڑے ٹھسّے کے ساتھ پہنچا - اگرچہ اس ڈیپوٹیشن کا ہر نفر مجسم معشوقیت تھا مگر اول روز حضور پرنور نے بھی شان معشوقیت دکھا دی یعنے اوس ڈیپوٹیشن کو **الانتظار اشد من الموت** کا مزا چکھا دیا ان پارسنون مین جنٹلمینیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی - یہہ بہت ہی تلملائین بہت ہی بل کھائین - بہت ہی کسمسائین - آخر بعد انتظار کے بعد وہ گروہ واپس ہوا - انکی انگریزیت اور معشوقیت سے تو یہ امید تھی - کہ وہ پھر ادہر کا رخ نہ کرینگی لیکن ایسا موقعہ اظہار جان نثاری کا پھر اون کے ہاتھ کب آتا اسلئے وہ دوسرے روز بھی پہنچین حضور پرنور نے اون کی نزاکت اور معشوقانہ انداز پر رحم کھا کے اون کو سرفراز ہونے کا موقعہ دیدیا - بس پھر کیا تھا - بڑی ناز و انداز کے ساتھ زنانہ ڈیپوٹیشن نے اپنے خلوص کا اظہار کیا - اسمین وہ بھی ہمارے طریقہ پر نہین بلکہ اپنے مذہبی طریق سے جان فرین [illegible] خوش ہو -

صاحب بہادر کی عدالت میں گستاخی

دیسی لوگ بھی عجب گنگ ذہن ہوتے ہیں باوجودیکہ اونہیں
انگریز صاحب بہادروں سے پالا پڑتا ہے مگر ان میں
مزاج شناسی کا مادہ بالکل نہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے
کہ تہذیب کے پتلے چھوٹی سے چھوٹی گستاخی کے
بھی کسیطرح روادار نہیں ہوسکتے۔ خصوصاً جو
کوئی کالا مانس بدقسمتی سے اونچی خدمت
میں بیٹھ ہی کر بیٹھتا ہے تو اونکے مزاج میں
تو یہ آگ سی لگ جاتی ہے۔ مگر دیسیوں کو ابھی
تک سا شعور نہیں آیا۔ کہ ان نازک دماغوں
سے کیا سلوک کرنا چاہیے۔ اسپر بھی اگر صاحب
بہادر آگ بگولا ہو کر کالے مانس کو گستاخی
کی سزا دیں تو اسکی شکایت سراسر بیجا
ہے۔ ایک تازہ واقعہ ہے کہ بھاگلپور کے جج
مسٹر ہلش بہادر کے اجلاس میں بابو کیدار
ناتھ نامی ایک وکیل انگریزی داں نے زعم
میں اپنی حقیقت کو بھول کر جج صاحب کی شان
میں بہت زبردست بیجا حرکت کر بیٹھا جسے
ہی جب یہ واقعہ سنا تو غصہ کے مارے تھرا
جاتے ہیں بلکہ اب تک قلم کانپتا ہے۔ بھلا کالے
مانس کی بھی اب یہ جرأت ہوئی کہ گورے
بہادر کی حضور کا کچھ خیال نہ کیے۔ اور جو
حرکت جی میں آئے کر بیٹھے وکیل صاحب میں
اتنی بھی طاقت نہ تھی کہ تھوڑی دیر کھانسی
کو روک لیتے۔ یہ بھی کوئی بات ہے
کہ وکیل تو ہو گئے مگر یہ نہ سیکھا کہ
صاحب بہادر کے اجلاس میں ولایتی
قوانین کی پابندی نہایت فرض ہے دیکھیے
سو جگہ نہ بجایا اور میں اثنا تقریر میں جبکہ
جج صاحب بہت ہی خیال ہو کر

مقدمہ کی اونچ نیچ

اور اوتار چڑھاؤ پر غور فرما رہے تھے۔
وکیل صاحب بہت غیر مہذب طور پر کھانسنے
لگے۔ کھوں کھوں کی دلخراش آواز جب صاحب
بہادر کے کان میں پہنچی۔ تو پہلے تو
وہ اس سوچ میں پڑ گئے کہ آیا یہ کس
قسم کی قانونی دلیل پیش ہو رہی ہے۔
مگر جب اس کھوں کھوں کا تار بندھ
گیا۔ تو جج صاحب خیالی محویت سے چونکا
ہوئے تو فوراً یہ بات سمجھ گئے کہ
کہ یہ کالا مانس میری شان میں گستاخی
کرتا ہے۔ یہ خیال آتے ہی اونکا دماغ
بھنانے لگا۔ ولایتی خون رگ و پے میں
دوڑ گیا۔ اور بالکل آپے سے باہر ہو کر
اچھی طرح وکیل صاحب کی خبر لی۔ اب بھلا
یہ خیال فرمائیے کہ اس قدر سخت بیجا
اور گستاخی پر صاحب بہادر نے وکیل
کی سزا دی تو کون بیجا کام کیا۔ مگر
عدالت کے سب وکیل ہاتھ دھو کر صاحب
کے پیچھے پڑ گئے۔ پہلے تو صاحب بہادر بہت
بگڑے کہ وہ اتنی زبردست گستاخی کی
میں نے بہت کم سزا دی۔ اور اسپر یہ کالا
مانس ایسے شیر ہو گئے۔ کہ گورنمنٹ سے
شکایت کرنے کو تیار ہیں۔ مگر پھر خدا
جانے صاحب بہادر کی ولایتی غیرت
کو کیا ہو گیا۔ کہ اونہوں نے اپنی حرکت
پر ندامت ظاہر کی۔ اور اس کارروائی
پر سخت افسوس ظاہر کیا۔ اور وکیل سے
بڑی عاجزی کے ساتھ معافی چاہی کہ بیچارے کی
سو کہانی اب یہاں تک تو رام دہائی۔

قیدیوں کی رہائی

حضور ولیعہد بہادر شہزادہ انگلستان کی
تشریف آوری کی خبر سنتے ہی سبکو یہ خیال پیدا ہوا
تھا کہ آپ کی تشریف آوری سے اور کسی کو
فائدہ ہو یا نہ ہو لیکن قیدیوں کی ضرور بن
آئیگی۔ قیدیوں کے کان میں بھی یہ مبارک
خبر پہنچ گئی ہوگی اور بڑے شوق کے ساتھ
انتظار میں ہوں گے کہ دیکھیے شہزادہ بہادر
کب یہاں تشریف لا کر ہمیں شکر گذاری
کا موقع دیتے ہیں۔ بمبئی میں ایک لیڈی نے
(ایک وکیل کی لیڈی ہے) گورنمنٹ سے درخواست
کی ہے کہ میں نے سنا ہے حضور ولیعہد کے
بمبئی بندر پر قدم رکھتے ہی حضور کی جان و مال
کو دعا دینے کے لیے بہت سے قیدی رہا ہونگے
اسلیے میری یہ درخواست ہے کہ میرا شوہر جو سات
سال کے لیے سزایاب ہوا اور جسکی کمائی پر
میری زندگی کا دار و مدار تھا۔ وہ اس تقریب
میں رہا کر دیا جائے تو میں عمر بھر حضور شہزادہ
کی جان کو دعا دیتی رہوں گی۔ مگر گورنمنٹ
کی طرف سے اس لیڈی کو یہ جواب ملا کہ
شہزادے کی تشریف آوری قیدیوں کے
حق میں کسی طرح مفید نہ ہوگی۔ اس جواب
سے اس غریب لیڈی کی تمام آرزوؤں
پر اوس پڑ گئی۔

سنتے ہیں گورنمنٹ پنجاب نے
قیدیوں کی رہائی کا انتظام کر لیا ہے۔
اور ایسے قیدیوں کی مکمل فہرست تیار
بھی کر لی ہے۔

گورنمنٹ بمبئی کو بھی یہ سوچنا چاہیے تھا مگر عجب
ہے کہ اوسنے اسطرف کیوں خیال نہ کیا۔

دول یورپ کہان منہ ڈالین

بہرروس کے پٹھے یورپین طاقتین ہمیشہ یہ شور مچاتی رہتی ہین کہ ممالک ترکی مین عیسائیون پر بہت سختیان کی جاتی ہین۔ اسلیئے ہمارا فرض ہے کہ اس سلطنت کی ہر کاروائی پر نظر رکھین۔ یہ تو اب بہر طور پر ثابت ہو گیا کہ یہ محض بہانہ ہی بہانہ ہے۔ دول یورپ کی نظرون مین یہ اسلامی سلطنت بہت بُری طرح کھٹکتی ہے۔ اور وہ ہمیشہ اسی فکر مین لگے رہتے ہین کہ موقعہ ملے تو سب ملکر اسکی تکہ بوٹیان کر ڈالین۔ ورنہ اسکی کوئی وجہ نہین کہ ذرا ذراسی بات پر ایک غیر سلطنت کے معاملہ مین یہ مداخلت کرنے بیٹھین۔ اگر واقعی انسانی ہمدردیکا دعوی ہے تو روس بے چارہ بے تمیزی سے ان کی آنکھین کیون نہین کھلتین وہان ایک عرصہ سے بقول انگریزی اخبارات رعایا پر مظالم ہو رہے ہین۔ ہزارون آدمی خانمان برباد اور آوارہ وطن ہو گئے ہین۔ جنہین اب تک اپنے گھرون مین۔ رہنا نصیب ہوا ہے انہین رات بہر اسی فکر مین نیند نہین آتی کہ دیکھئے کل صبح کس گھر پر آفت نازل ہوتی ہے۔ انسانی ہمدردی کے جہوٹے مدعیون کو شرم نہین آتی کہ ان مظالم کی طرف آنکھ اوٹھا کر بہی نہین دیکھتے اور دیکھین تو کیونکر۔ اول تو یہ عیسائی سلطنت ہے۔ دوسرے روس کی دھونس تبدل دول یورپ پر ایسی بیٹھی ہوئی ہے کہ اوسکے مقابلہ کے خیال سے انکی روح کانپتی ہے۔ ترکی سے چونکہ ابتک انہین پالا نہین پڑا ہے اسلیئے اوسے ناحق کا مال سمجھکر ہضم کرنا چاہتے ہین لیکن جو ہمیشہ ناکام یہ دعوی رہا ہے کہ ہمسے خلاف قاعدہ کوئی کاروائی نہین ہو سکتی۔ افسوس ہے ......

بہائی ڈھونڈھ رہتے ہین

اور خوشقسمتی سے بڑی آسانی سے انہین انہین کامیابی حاصل ہو جاتی ہے سلطان المعظم کی بدباطن عیسائی رعایا کی فتنہ پردازی اور سلطنت کی طرف سے اوسکا انسداد انہین مداخلت کا اچہا موقعہ دیتا ہے۔ ترکی گورنمنٹ کی جانب سے ان حرامزادون اور شورہ پشتون کی گوشمالی کا ذرا انتظام ہوا۔ اور سب یورپین طاقتین کتون کی طرح بہونکنے لگتی ہین کہ ہائی ستم ہوا غضب ہوا۔ حضور مسیح کو جنکی سلامتی کا اسقدر خیال تہا۔ کہ وہ اسی بات پر قربان ہو گئے۔ بہر عیسائیون کی حمیت کیونکر گوارا کر سکتی ہے کہ حضور مسیح کے فدائی گاؤ بیلون کی طرح ذبح کئے جائین۔ غرض کہ مسیحی ہمدردی اور انسانی ہمدردی مل جل کر انکے دلپر ایسا اثر کرتی ہے کہ وہ بہ... مظلوم عیسائیون کے خداترسی کو تیار ہو جاتے ہین۔ مگر ان سےکوئی یہ تو پوچہے۔ کہ جسقدر شورہ پشت اور مفسد پرداز عیسائی رعایا حضور سلطان المعظم کی قسمت مین آئی ہے ویسی آپکی سلطنت مین ہوتی تو اوسکا تخم بہی آپ دنیا مین باقی رکہتے ان بدباطن عیسائیون کی بد معاشیون کی نظیر دینے کی ہمین کوئی ضرورت نہین۔ لیکن ہم یہان ایک تازہ نظیر پیش کرتے ہین جو بذات خاص ایسی ہے کہ اوسکے معاوضہ مین سلطنت عثمانیہ کے تمام عیسائیون کو تہ تیغ کرنا بہی اوسکی کافی سزا نہین ہو سکتی۔ یہ واقعہ ایسا ہے جسکا پتہ لگانیسے متوجب سزا بدمعاش بہی قابل انعام تصور کئے جاتے ہین ڈاکوون کے ایک گروہ نے عیسائیون کے تجارت خانہ پر دہاوا مارا۔ وہ تو یہ سمجہتے کہ یہان بہت سامان ......

خزانہ ہمارے ہاتہے چڑھیگا

مگر وہان کچہ اور ہی رنگ تہا۔ تمام گودام مفسدہ آلات حرب اور بم کے گولون سے بہرا ہوا تہا جس سے ایک گھنٹہ کے اندر ہی اندر سارا قسطنطنیہ خاک کا ایک ڈھیر ہو سکتا تہا۔ ڈاکو اپنا ارادہ بہول گئے۔ اور سلطنت کو عیسائی حرامزادون کی تباہ کارترکیب سے بچانے کے لیئے بطور ڈیپوٹیشن صاحب کمشنر پولیس کی خدمت مین گئے۔ اور اس اہم راز پرسے پردہ اوٹہا دیا۔

کمشنر صاحب یہہ سُنتے ہی بدحواس ہو گئے۔ اور سارے شہر خانہ کی چہان بین کی۔ تو پتہ لگا کہ فتنہ پرداز عیسائیون نے شہر کے مختلف حصون مین بڑی خوبی کے ساتہہ سرنگین بہی بچہا دی تہین۔ اور بم کے گولون اور ڈائنامیٹ وغیرہ سے ساری سرنگین بہری ہوئی تہین سارا سامان لیس تہا۔ اور یہہ بدمعاش اسی استعارہ مین تہے۔ کہ کب کارروائی شروع کیجائے۔ کیونکہ یہان اب کوئی کسر باقی نہی صرف شتابہ دکہانے کی دیر تہی دول یورپ مین ذرا بہی انصاف پسندی کا مادہ ہوتا۔ تو ایسے خبیث النفس عیسائیون کی مدد کے لیئے ہر وقت منہ نکلتے ہوئے اونہین شرم آتی۔ مگر اونکی تو نیت ہی اور ہے۔ نہ اونہین انسانی ہمدردی سے کوئی تعلق۔ نہ عیسائیون کی بہبود رسانی کی فکر۔ اونکی آنکہون مین تو یہ اسلامی سلطنت کھٹک رہی ہے۔ اور اوسکی بیخکنی کی فکر ہے۔

معرکہ آرائی

شہر جگادھری اور ہم

بھٹک بھٹک کے جو زندہ ہم اس سفر سے پھرے
خدا گواہ ہے بچے خدا کے گھر سے پھرے

بچوں کے سرپنچ میاں بمبئی پنچ بہادر دام شہرتکم آداب ونیاز تسلیمات کورنشات معہ دو درجن چمتکارات ولغنات - واضح ہو کہ تو نے شریف ہو ذرا گوش ہوش کا مصفا فرما کر اور اپنا بازو پھیلا کر دو زانو لیٹ جاؤ - نہ تو بیٹھ جاؤ - بندہ بجانب معہ چند متعلقین و مشفقین - ہفتہ گزشتہ میں برائے تفریح ایک ہفتہ کے واسطے وارد شہر جگادھری ضلع انبالہ ہوئے - جسوقت اسٹیشن عبد اللہ پور بخیریت تمام پہنچے سٹیشن کے باہر آنے پر چند یکہ موجود تھے جن میں سے دو یکہ مبلغ ۱۲ اجرت پہ شہر پہنچنے کی غرض سے کئے گئے - پھر روانہ ہوئے - اسٹیشن سے شہر تک چار چوکیاں پولیس کی برائے محافظت مسافران موجود ہیں جس وقت ہر دو یکہ اور باقی اور یکہ بھی روانہ ہوئے - اور پہلی چوکی کی روانگی میں جس قدر یکے کے دھکوں سے خدا دیں کا تعاقب شروع ہو گیا - یعنے سڑک سڑک پہ گڑھوں کا اسقدر اتفاق ہے کہ اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک بالشت سے کم گڑھے نہ ہوں گے - یہ گڑھے صرف ایک یا دو جگہ ہی نہیں بلکہ شہر تک مسلسل ہیں اثنائے راہ میں جسوقت دوسری چوکی پولیس پر پہنچے - میرے دو شفیقوں کی دھکوں سے وہ کیفیت ہوئی - کہ الامان پیٹ سے دل گویا منہ کو آنے لگا - اور غالباً اگر وہ یکہ مذکور سے اتر کر پیادہ نہ چلتے - تو یقین تھا کہ ان کے واسطے اسپیشل نہیں منگانی پڑتی - اسپر طرہ یہ کہ یکہ والے نے اترنے سے پیشتر تقاضا شروع کر دیا کہ صاحب کسیطرح چلو میں کرایہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا - اور شہر پہنچنے تک متواتر یہی کہتا رہا - جائے غور ہے کہ اس سڑک پر خدا نخواستہ اگر کسی حاملہ کو ایسا اتفاق پڑ جائے تو ممکن ہے کہ بغیر دائی کے مطلب حصول ہو جائے یا اسقاط حمل ہو جائے - علاوہ ازیں چند روز کا عرصہ گذرا کہ کسی بقال کی چوروں نے خوب مرمت کی - اور جو کچھ گرہ میں تھا سب ہضم کر گئے - اور کرتے بھی کیوں نہ - کیونکہ اگر یکہ کو بھگایا جائے تو جان کا خطرہ یعنے کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے اور اگر آہستہ چلایا جائے تو مندرجہ بالا جنگ والی کیفیت غرض یہ کہ ہر دو طرح مشکل - چوروں کا یہ خیال کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا - چونکہ وہ خوب واقف ہیں کہ گڑھوں کی وجہ سے بھگا کر لیجانا بالکل غیر ممکن ہے - لہذا وہ خوب تسلی سے غریب مسافروں کی مرمت کرتے ہیں - اگر کسی نے زبردستی یکہ بھگانے کی جرأت بھی کی تو ان گڑھوں سے بچنا غیر ممکن ہے اڑا اڑا دھم کر کے دہیں سرنگوں ہو بیٹھ گئے اور باقیماندہ چوروں نے آ کر خوب درستی کی اور جو کچھ ہاتھ لگا - سو لے کر رخصت ہو گئے - اگر کسی نے حیل حجت کی تو بالکل فیصلہ کر دیا - آمدم بر سر مطلب - اب ہم حکام ریلوے کو توجہ دلاتے ہیں - کہ بجائے عبد اللہ پور کے اگر جگادھری میں سٹیشن ریلوے بنایا جائے تو بہت مناسب ہے - اور خاصکر جگادھری ایک بڑی تجارت کی جگہ ہے - غالباً حکام - ریلوے ضرور اس امر میں توجہ کریں گے

اب ان دو صدق بندوں یعنے صاحبان جگادھری کی کیفیت سننے کو ہمیشہ بصد مسرت کرتے ہیں - اور اتنی ہمت نہیں کہ چندہ کر کے اس ناقص سڑک پر صرف کریں - اور ان تکلیفات کو رفع کر سکیں -

اور یہ بھی سنا گیا ہے کہ کمیٹی سے بھی کافی امداد سڑک کی نسبت ملتی ہے - مگر معلوم کہ یہ روپیہ کن کے پیٹ میں ہضم ہوتا ہے - کم از کم اگر دس قلی لگا کر ان گڑھوں میں مٹی ہی بھروا دیا جائے تاہم کسی قدر آنسو پچھ جائیں مگر وہی مثل ہے کہ کون سنتا ہے فغان درویش اب امید قوی ہے کہ صاحبان جگادھری ممبران کمیٹی ضرور بالضرور توجہ کریں گے - لالہ جوتی پرشاد و لالہ لالچی لال صاحب سنا گیا ہے کہ بڑے سخی مالک ہیں مگر بعض امور سے مجبور ہیں کہ ابتک انہیں اس سڑک سے پالا نہیں پڑا - ورنہ وہ ہرگز اسمیں دریغ نکرتے اور امید ہے کہ وہ اب بھی دریغ نکریں گے کیونکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ مسٹر پنچ بہادر کا دورہ عنقریب ہونیوالا ہے بڑی سرگرمی سے انجام دیں گے - چونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ خدا اس پنچ سے کسیکا پالا نہ ڈالے - یہ تو جڑ بنیاد تک کھود کر پھینک دیگا - لالہ صاحب اس امر کو کبھی روا نہ رکھیں گے - اور فوراً ہی دو چوتی جبار کر اس سڑک کی حالت پر غور کریں گے - ورنہ ہمیں ناحق گورنمنٹ کو اس امر کی تکلیف دینی پڑیگی

علی ہذا القیاس چھچھرولی کی سڑک بھی رحمت برس رہی ہے - معلوم مسٹر آفت عبد اللہ پور سے چھچھرولی تک کسطرح بغیر کسی تکلیف کے پہنچیں گے - معلوم ہوتا ہے کہ پیادہ ہی قصد کر کے جان پر کھیل گئے ہوں گے -

لو اور سنو میرے ایک مہربان جو یہاں

باسمز انسپکٹر ٹریننگ ملازم ہیں ۱۵ یوم کی
رخصت پر خضرآباد گئے ہوئے تھے سولہ کو
واپس آئے ہیں۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ بنگا بڑی
سے سٹیشن آنے کی غرض سے یکہ کرایہ پر کیا۔ راستہ
میں گرد ہوں نے قافیہ تنگ کر دیا۔ ایک جگہ
دیسی گھاتی آئی کہ گھوڑا بالکل سر بسجود ہو کر
بیٹھ گیا۔ اور یکہ اوندھے لگا۔ ان کے ہمراہ
اہلیہ بھی تھے۔ اور ایک بچہ بعمر چھ ماہ کا
بھی ہمراہ تھا۔ اب خیال فرمائیے کہ یہاں تک
اس سڑک کی کیفیت ہو۔ خدا نے بڑا فضل کیا
کہ بابو صاحب اس بلائے ناگہانی
سے مع عیال و اطفال بال بال بچ گئے۔ اسکی
خوشی میں ۲ دو روپے کی ریزگاری بذریعہ
ٹیلیگرام ارسال خدمت ہیں وصول کر لیں
اور فاتحہ خیر پڑھ کر توند مبارک میں بھر لیں
اور ہم بھی اس سلسلے میں بغرض اجر شکریہ
ادا کرتے ہیں۔ اہل بنگادھری کو جا کر شرم ہے

لاکھ تدبیر کرے بندہ تو کیا ہوتا ہے
بگڑی بنجاتی ہے جب فضل خدا ہوتا ہے

راقم ای ۔ ایم آئی ۔ اکرسولی کلب

لارڈ کرزن مساجد لاہور میں

غالباً مسلمانوں کو یہ سنکر رنج ہو گا کہ لارڈ کرزن
بہادر لاہور کی مشہور مسجدوں حضوری سنہری
مسجد، مسجد وزیر خان اور بادشاہی مسجد میں بوٹ
سمیت تشریف لیگئے۔ افسوس لارڈ صاحب
بہادر کو بوٹ سمیت جاتے مسلمانوں کی عبادتگاہ
کا خیال نہ آیا۔ اگر کسی دیسی گرجے میں جوتے
سمیت جائے تو بابائی اور سکر مارتے مارتے
[illegible] لارڈ صاحب بہادر
سے کسی نے [illegible] اور یہ خارجی کا

گھر پہنچکر جا دیکھے۔ ہمکو ایک دیسی رئیس پر سخت
افسوس ہے۔ جو لارڈ کرزن کی اس آخری
غیر ہمدردی اور بے عزتی کا باعث ہوئے ہیں۔ آخر وہ
کون رئیس ہیں۔ پہچانے سنئیے۔ وہ نواب
فتح علی خان قزلباش ہیں۔ ہمکو افسوس ہے
کہ پیسہ اخبار لاہور نے اس واقعہ کا تو ذکر
کیا ہے مگر نام اوڑا گیا ہے۔ یہ کیوں ؟
اسلیئے کہ نواب صاحب خفا ہو جائیں حیف ہے
ایسی اخبار نویسی پر جس میں خوشامد کو
مقدم سمجھا جائے۔ وہ دن ہے یورپ جہاں
کروڑ پتیوں کے ادنیٰ سے معیوب کام پر اُنکو
ملامت کیجاتی ہے۔ اور ملک کے ایک سرے سے
دوسرے سرے تک اودھم مچ پڑتی ہے
ایک ہندوستان ہے جہاں امیروں کے عیب
اس غرض سے چھپائے جاتے ہیں کہ اونسے
جو رقم سالانہ ملتی ہے وہ بند کر دیجائیگی ہم
جانتے ہیں کہ پیسہ اخبار ان اخباروں سے
مستثنیٰ ہے مگر کیا اوسکا یہ طریقہ قابل تعریف
نہیں ہے۔ ہم خوش ہیں کہ پیسہ اخبار نے لارڈ میر
کو حضور پرنس آف ویلز کے امرتسر تشریف لیجانے
دربار صاحب میں باوجود امراء سکھاں کے کہنے
بوٹ اتار جانے اور آخر بغیر ملاحظہ دربار صاحب
واپس آنیکا ذکر کرتے ہوئے مسلمانوں کو
غیرت دلائی ہے کہ افسوس تم اپنے مقدس
مقامات کی حفاظت سے بھی عاری ہو
کوئی مسلمان ہو تو غیرت ہو ہم مسلمانوں
کی غزیات ہے۔ مسلمان در گور و مسلمانی در
کتاب۔ خاصکر خطاب یافتہ اصحاب کی حالت
تو کچھ عجیب سی ہے۔ انکو مسلمانوں کے کسی کام
سے واسطہ نہیں فقط اپنے خطاب کا وظیفہ
جپتے رہتے ہیں کہ مبادا گورنمنٹ ناراض ہو۔

اور وہ خطاب جو ہر مسلمان کیا خوشامد دن بدن کا
بصلہ خدمات پائے ہیں واپس لے لیئے جائیں
خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ اب ذرا مسلمانان
کرزن کا حال بھی سنئے۔ لارڈ صاحب جب ۱ر
اکتوبر کو معہ مستورات داخل مسجد شاہی ہوئے
وہاں انجمن اسلامیہ پنجاب کی طرف سے چند
مسلمان روساء موجود تھے جن میں نواب
فتح علی خان صاحب بھی تھے۔ جب لارڈ صاحب
کو پہنانے کے لیئے موزے لائے گئے تو
نواب صاحب فرماتے ہیں نو نیڈ۔ یعنی
کچھ ضرورت نہیں۔ اسپر لارڈ
صاحب معہ بوٹ مسجد میں جا دیکھے۔
انکے جانے پر تقریباً ایک درجن انگریز داخل
مسجد شاہی ہوئے۔ نواب صاحب سے ہم پوچھتے
ہیں کہ آخر کیا سمجھکر اونہوں نے نو نیڈ کہا
کیا وہ کوئی گھر تھا یا وہ سرائے تھی۔ یا کسی
خاص ہندو کی ملکیت تھی جسنے نواب صاحب
کو جرأت دلائی۔ **ہائے دنیا وی خود
تیرا خانہ خراب ہو۔** تو ہم سے کیا کیا
نہیں کراتی۔ افسوس ہم تجکو اندھے ہو کر دنیا
طوق گلے میں پہن لینا قبول کرتے ہیں۔ آہ
خوشامد تیرا برا ہو۔ تیرا نتیجہ تو خانہ خراب
ہو یا تباہ کن تو ذلیل عزتوں کو دیتی ہے۔
نواب صاحب آپکو کیا حق حاصل تھا کہ آپ
مسجد میں کسی کو جوتے سمیت آجانے کی
اجازت دیتے۔ کیا آپ مسلمانوں کے
سفینۃ الاسلام ہیں ؟ یا کسی قومی کام میں
کوئی امداد کی ہے یا ۲ پیسے غریب مسلمانوں پر
کوئی احسان کیا ہے۔ جہاں تک ہمکو یاد ہے
ہرگز نہیں۔ کیا آپ انکار کرتے ہیں کہ خدا کو
روبرو مسجد کی بے حرمتی کے آپ جوابدہ نہیں ؟

کیا ہوا آپنے گزشتہ کی گڑبڑی لارڈ کرزن کی خوشنودی حاصل کرلی۔ مگر ساتھ ہی اسکے یہہ بھی ذہن نشین کرلیں کہ سچے مسلمان آپکی اس حرکت سے ناراض ہیں۔ کاش اگر آپ یورپ میں ہوتے یا ہند میں یورپ کی طرح احساس ہوتا تو ہم دیکھتے کہ ملامت کا ووٹ کیونکر نہ پاس کیا جاتا۔

بقلم

کھری سہنے والا

راقم

نامہ نگار از لاہور

افغانستان سے چھیڑ چھاڑ

آجکل یہہ خبر بازاروں میں بھی گشت کررہی ہے کہ انگریزوں کی افغانستان سے جنگ چھڑنے والی ہے۔ راولپنڈی دربار کے بعد فوجیں ادہر ہی روڈ کمپل دیکہائینگی۔ یار لوگ کہتے ہیں کہ سر ڈکینز نے فتح کابل کا بیڑا اوٹھا رکھا ہے۔ انکا بیان ہے کہ اگر اب کابل فتح نہ کیا گیا۔ تو دس سال کے بعد افغانستان کی طاقت اسقدر بڑھجائیگی کہ ہمیں روس کی طرح اوس سے بھی خائف ہونا پڑیگا۔ لارڈ کچنر بہادر نے خدا جانے وہاں بھی کسی مہدی کو تاکا ہے جسکی لاش کو قبر سے اوکہڑوا کر تشہیر کرانے کی ٹہانی ہے۔ خدا کرے کہ یہہ خبر ہمارے خیال کے موافق بالکل بے بنیاد نکلے۔

راقم وہی اوپر والا

خواب خرگوش سے اے ایمان جاگو
اپنے اخوان کی تمہیں کچھ بھی خبر ہے کہ نہیں

یہ مصرعہ پنچ بہادر کا پنچ آپکی نذر کرتا ہی

قسطنطنیہ کے باشندے قیامت تک نہ بھولینگے اسے ماں باپ بہی بہیک آپکی جے کی ڈہب ڈہب مخملی گدیلے تک پہنچی ہی نہیں جو مجنوں کی آنکھ شریف کا پردہ اوٹھے اور غریب الوطن بیکس قابل رحم حجاج کی تکلیف دفع ہوجائے بلکہ بیچارے پہلے پہل والوں کے پہندے میں پھنس جاتے ہیں۔ اور خدا خدا کرکے جب اون کے قزمیوں سے جان چہوٹتی ہے تو پہر یا اون کے قسطنطنیہ شریف میں جو بیکس کیے جاتے ہیں جس میں مردہ بدست زندہ کا مصداق ہوجاتے ہیں۔ یہ دولت اسیوں کو اپنے ہمدرد اخبار کے چند کالم خاص الخاص بچے مسلمانوں کی ہمدردی میں وقف کردیتے ہیں مگر افسوس بلکہ صد ہزار افسوس ہے اون مسلمانوں پر کہ جو بادۂ کثرت سے سرشار ہیں نہ کسی کا غم نہ کسی کی فکر۔ راتدن لاکھ دولا کہ کا ذکر۔ زر کے گرما گرم دہوئیں سے آنکھیں نہیں کھلتیں۔ قبلہ پنچ ادہی چربی بہر آنکھیں پہلے تو مبلغ علیہ الکہن کہن کے نشہ سے بند تہیں طرہ یہہ کہ دنیاوی القابوں اور خطابوں سے مجرب ہوگئی ہیں۔ ممکن نہیں کہ قیامت تک کہل جائیں اور غریب الوطن حجاج کی حالت زار پر رحم کہائیں۔ اگر ویسا ہی جمیشی مادہ ہوتا تو آجکل کیا کم شور وغوغا ہورہا ہے۔ آنکہ کے اندہے اور کان کے بہرے تک تو سن سناکر افسوس کے کلمے زبان سے نکال رہے ہیں۔ مگر حاکم برحال القابیان وخطابیان درکابیان کہ اون کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ کیا اس بے پرواہی کی پرسش خداوند عالم کے روبرو نہیں ہوگی۔ بالشک ہوگی۔

بھیا پنچ اپنی باتوں سے ان کے چشم وبا طنون نے غریب اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ ایک دینی بہائی رنج ومصیبت میں گرفتار ہو۔ اور دوسرا اوسکی حالت زار پر رحم نہ کہائے بلکہ اوسکی جانب دیکہنے کا بھی روادار نہو۔ دنیا بہر کے لہو ولعب اور خرافات وخرابات میں مصروف ہے۔ کوئی انجمن کا حامی۔ کوئی کلب کا مددگار۔ کوئی مشن کا لٹو۔ کوئی فینسی بال کا چپرغٹو۔ غرض نام ونمود میں ایسے مصروف جیسے نئی دنیا کے فیلسوف۔ نہ خدا کا خوف نہ رسول پاک کا ڈر۔ جیتے ہوئے میاں الغائبے مچہندر۔ واہ ری صحبت۔ اسیکا نام اسلام ہے غریب الوطن حجاج ایسے قابل رحم میں دیکہی بیکسی اور بے بسی دیکہکر غیر مذاہب کو بھی رحم آگیا۔ اور انگریزی اخباروں کی چیخ وپکار سے دکلاء اخبار نے خیرات خود سنبھالی بھی کیا۔ اور غریب حجاج کے حالات قابل رحم دیکہکر ازروئے انسانی ہمدردی کے عالی ہمت گورنمنٹ کو توجہ دلائی مگر ہمارے اسلامی بہائی۔ اُن لوگوں سے بھی گئے گزرے ہیں نہ تو خود کریں نہ اوروں کو ترغیب دیں۔ اور اگر کسی نے ہمدردی جانکر عرضی وغیرہ اعلیٰ حکام کے پیش کردی تو لگے بہتیاں اوڑانے اور بے تکی ہانکنے۔ اور عالی دماغی سمجھنے اور مخالفت پر رنگ آمیزیاں کرنے ان کمبختوں سے پوچہا جائے۔ خرچہ واند قدر زعفران برسوں گزر گئے بیت اللہ کے دروازے پر پڑے بھوکے کان بہوٹے بیٹہا رہے ہیں۔ طواف چہ معنی ودر در گریبان می شود بہر غریب حجاج کے درد وورنج سفر کی مصیبتیں اور ہندوستان کی شمشہ

اور سرزمین عرب کی ریتیلی زمین کی درشت کی کیا تھ
ہو۔ جب بیار سے اُن ہی تکلیف سے کم ہت ہو جاتی ہیں
زیبی قرنطینہ کی تکلیف اور بیماروں کی درشت کشش
کو یاد کر کے دنبل ہو جاتا ہے۔ وا وہ سے ذمہ داری
سے چلے۔ اگر تھوڑی سی سردی یا گرمی جسم میں معلوم ہو جاتی
تو فوراً جیسے برسوں کے بیمار کھو جاتے ہیں [illegible]
غریب الوطن حجاج دن کی دھوپ اور رات کی
شدت میں ٹکڑوں کون ہو جاتیں۔ اور کسی بچے
مسلمان سے التماس ہو تو بے شک ہی گھبرا کر
فرماتیں کہ [illegible] حاجی مسافروں کا جھگڑا [illegible] کرو
[illegible] اسلام [illegible] گزشتہ [illegible]
ہم تو مسلمان ہیں [illegible] کے [illegible] کی کیا مجال
[illegible] اسلامی [illegible] اگر [illegible]
[illegible] گزارا [illegible] ایک [illegible]
حالی ہمت گورنمنٹ کے پیش کریں تو امید ہے تو اسے
ہے کہ تمام تکالیف غریب حجاج کے سروں سے دور
دور ہو جاتی ہیں۔ یہ وہ حالی ہمت گورنمنٹ ہے کہ
آج تک کسی کی معقول فریاد مسترد نہیں کرتی اور
امید ہے کہ کرے گی۔ پھر غریب حجاج کو قرنطینہ
کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے گی۔ امید بلکہ صد ہا
امید ہے کہ ہماری رحمدل انصاف پسند گورنمنٹ
عرضی (یا میں) قبول کرکے از رہِ کرم اعلیٰ
غریب شکستہ دل مسلمان رعایا کو خوشدل کر دیگی
آمین۔ اور عرضی کرنے والے بھی مستحق اجر
دارین ہوں گے۔ اور دیکھیں تمغہ جیبر جو پاسبان
کیا ہوا پاتے ہیں۔ جملہ پنج اخبار اب
نہیں متوجہ فکر میں ہیں۔ آئندہ دیکھا جائیگا۔

بقیہ

[illegible] میں سید ان [illegible] میں
[illegible] کرکے [illegible] سرفرازی کو

راقم [illegible]

یکم جنوری ۱۹۱۴ء   از رپورٹ سوڈان

اس نو آباد جگہ پر اس وقت تک تقریباً ۳۰۰۰
کی آبادی ہو گئی ہے اس میں بمشکل ۵ مسلمان ہیں
باقی تمام عیسائی ہیں۔ عرب اہل سویز و سواکن
بکثرت آئے مگر بوجہ غلطی کے باعث واپس چلے گئے
اور جو ہیں بھی وہ مزدور پیشہ دوکاندار ہیں یہاں
اب تک نہ کوئی جھنڈا ہے نہ مسجد۔ رمضان شریف
بھی متعدد غریبوں سے یہاں مہمان رہ کر چلے
گئے۔ چند ہیڈ آفیسر اہل مصر تھے مگر انہوں نے
چھوڑوں ہی پوچھا۔ عید کے روز ایک سبز خلعت
رنگین ہے۔ [illegible] بحکم مسٹر فیلڈ [illegible] انسپکٹر پرسٹ
سوڈان [illegible] میدان میں رکھوا دیا گیا تھا جہاں
اہل سواکن [illegible] کسٹم و پوسٹ ماسٹر نے بعد
چند علیہ [illegible] اہل سواکن نے تاریخ [illegible] ممبر [illegible] کو
عید ادا کیا۔ مصری آفیسر [illegible] یہاں [illegible] گئے
[illegible] عرب قدیم باشندگان نے اس روز عید
کی کہ ہم دولت مصری کے ساتھ [illegible]
حالت حال عید ہی کر سکتے۔ ادھر انہوں نے دوسرے
روز عید منائی۔ یہاں سے ذرا ہی منزل پر
کوہ اکرہ رباہ (Akra riba) جو کہ بہت
بلند پہاڑ ہے۔ ایک شیخ عرب نے وہاں بموجب
تحریر زمان قدیم سونے کی کان دریافت کی ہے
بعد تفتیش معلوم ہوا کہ یہاں سے بہت اعلیٰ
درجہ کا سونا باسانی نکل سکتا ہے۔ سونا نکالنے
کے واسطے جمیع اسباب فراہم کر کے [illegible] کیے گئے
ہیں [illegible] ۴۰۰ پونڈ۔ ایک سیف [illegible]
ایک دکان کا [illegible] بحکم لارڈ کرو ممبر [illegible] انگلینڈ
مرحمت ہوا۔ نیز دو منزل کے فاصلے پر کوہ
اربت (Orbat) میں ایک چشمہ میٹھے پانی
کا ہے [illegible] ہے۔ نیز اور بھی اسی میں ہیں۔

راقم [illegible] مہر بدایونی

آخر مین مسز کرشنیا نے لکھا ہے ۔ مجکو امید ہے کہ آپ میرے اچھے ہو جانے کے یہ تصدیقات چھاپ دینگے ۔ تاکہ جو دوسرے لوگ مرض گردہ مین مبتلا ہون ۔ یہ تحریر انکے بچانیکا ذریعہ ہو جائے ۔

میری دعا ہے کہ آپکی دوا کو ہر طرح کامیابی ہو ۔ آپکی صادق دستخط کے کرشنیا ۔

ڈونس بیک ایک کڈنی پلز کی قیمت فی بکس ۔ ۲ روپیہ ہے یا چہ بکس کی قیمت ۔ روپیہ تمام دوا سازون اور دوا فروشون سے ملسکتی ہین یا براہ راست اس نشان سے طلب کیجا سکتی ہین ۔

فاسٹر میک لیلن کمپنی نمبر ۸ ویلز اسٹریٹ اکسفورڈ اسٹریٹ ۔ لندن ۔ انگلستان ۔ قیمت وصول ہونے پر بلا محصول روانہ ہونگی ۔

لدھیانہ مین تین قصاب گرفتار ہوئے یہ چوری سے بیف بیچا فروخت کرتے تھے ۔

جاسوسوں کی ریپورٹین

آخر ماہ دسمبر کو ماسکو کے مختلف حصون مین باضابطہ جنگ شروع ہوگئی ہے راتکے وقت تمام بند وقون کی آواز ہر مقام سے مسلسل طور پر سنی جاتی تھی ۔ رعایا کے جوش سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ شورش ترقی پکڑ گئی ۔ وسط شہر اور دیگر حلقون مین قربانگاہ قایم کیا گیا ہے اور بعض عالم نے جہان اپنے حفاظتی اسباب قایم کئے تھے انپر گولہ باری شروع کر دی ہے ۔ بعض مقامات پر رعایا کی املاکین منہدم کر دیگئین ۔ بندوقون کی باڑہین سخت جاری ہین اور باغیون کا قلع قمع ہو رہا ہے اس اثنا مین رعایا کا جوش کسیقدر کم ہو چلا تھا لیکن بعد مین دوبارہ باغیون نے شورش مچانیکے واسطے باڑہین کھڑی کر دین ۔

۲۸ دسمبر کو آخر کار ماسکو کی انقلابی کمیٹی کے کل سرگروہ گرفتار کر لئے گئے ۔ تلاش مین بم کے گولے ۔ ڈینامائیٹ اور بارود وغیرہ بڑی مقدار مین دستیاب ہوئے ۔ ایک دیہات پر حملہ پولیس بارکو نے کیا گیا تھا لیکن باغیون کو سخت نقصان کے ساتھ بھاگنا پڑا ۔ اس واقعہ کے بعد انقلابی پارٹی کی جانب سے چند رسالے شایع ہوئے ۔ جن مین گورنمنٹ سے جو بہر صلح ہونے کے لئے مہلت طلب کی گئی تھی ۔

۲۳ دسمبر کو سر ہنری کیمبل بنرمین وزیر اعظم انگلستان نے مقام ڈنفرم لائن پر اثناء تقریر مین کہا کہ برٹش فری تجارت کی آزادی کو مسلمہ اصول سمجھتی ہے ۔ اسی پر ہمیشہ عمل درآمد ہوا کرتا تھا لیکن اس مین مسٹر چیمبرلین نے

اسم اعظم

یہ کتاب سنہ ۱۹۹۰ء مین بعہد محمد اکبر جلال الدین بادشاہ غازی ایک مشہور منجم ہدایت اللہ صاحب شیرازی نے تحریر کی تھی اور تمام دکھان سرکار شاہی عبارات نادرہ اور اسم اعظم و نقوشات ہم عظیم اسمین درج کئے تھے جو کہ بزرگون اور شاہ کے دل و سینہ میں بند تھا ۔ وقت مرگ اپنی اولاد کو جو ادراک نے انکو ہدایت کی تھی کہ یہ خزینہ غیب ہے اسکو جان و مال سے بڑھکر سمجھو اور کام میں لاؤ ۔ اب بانفاق اتفاق سے وہ کتاب ہم تک پہنچی ہے ۔ اور بغرض رفاہ عام بصرفہ زر کثیر اسکی اسناد دات کا ترجمہ اردو مین کراکر طبع کرایا ہے ۔ صد ہا جلدین فروخت ہو چکی ہین ۔ شائقین جلد منگوالین ورنہ بار ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا ۔

قیمت فی جلد عہ

المشتہر

باکی لال چند حسین بک سیلر مراد آباد

بغیۃ المحتاج بترجمۃ المنہاج

منہاج الطالبین جو امام شافعی رضی اللہ عنہ کے مذہب مین نہایت مستند کتاب ہے اور جسکے مصنف امام نودی رحمۃ اللہ علیہ ہین آجتک عربی دان حضرات کو فائدہ پہنچاتی رہی ہے اردو خوان اس سے بہرہ نہین ہو سکتے تھے اس وقت کے دور کرنیکی غرض سے عالم بے بدل فاضل اجل مولانا مولوی حکیم شیخ احمد صاحب جیسکر نور اللہ مرقدہ نے زندگی کے اخیر دنون مین بڑی کوشش سے اسکا اردو مین ترجمہ فرمایا ہر مسئلہ اور اسکے اختلافات اور متفق ہو قول کو باتصریح نہایت خوبی کے ساتھ لکھا ہے میرے نزدیک قوم اور ملک کے فائدہ کو خیال کر کے اسکی اشاعت کا انتظام کیا ہے اور منہاج کی دو جلدین ہین عنقریب اسکی پہلی جلد چھپکر شایع ہوگی دونون جلدون کی قیمت سستی معمولی بلکہ نذرانہ ہے امید کہ شائقین علم بہت جلد فرمایشین بھیجینگے ورنہ انہین طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا

المشتہر مولوی محمد عبد اللہ جیسکر دفتر کاروبار بمبئی ملنے کا پتہ مصر ۔ استنبول ۔ بیروت ۔ ہندوستان وغیرہ بھنڈی بازار بمبئی

حسن معاشرت عرف شادی بیاہ

مصنفہ جناب مولوی ابو المجد محمد یوسف صاحب عزیز ایڈیٹر اخبار معمولانا پنچ بمبئی جس مین نوجوان لڑکون اور لڑکیون کے زیادہ عمر تک بٹھا رکھنے کے نقصانات اور بیوہ عورتون کے نکاح ثانی کے فوائد دلائل عادیہ و آیات لایق مصنف نے ایسی سلیس عام فہم اردو مین لکھے ہین کہ اسکا لطف دیکھنے پر منحصر ہے قیمت عہ فرنچ بزار ۔ جسقدر نسخے درکار ہون جناب قاضی عبد الکریم ابن قاضی نور محمد صاحب تاجر کتب بمبئی پائیدھونی دکان نمبر ۹۵ یا قاضی محمد اسمعیل ابن قاضی عزت اللہ صاحب تاجر کتب بمبئی بھنڈی بازار دکان نمبر ۱۰۲ سے طلب کیجئے ۔

جدید تحریک پیدا کر دی۔ کہا کہ آئرلینڈ کے لئے کوئی خاص پارلیمنٹ نہیں قایم کی جا سکتی اگر ہاؤس آف کامنز کی کوششون سے آئرلینڈ کے آئین و قوانین مرتب کرنے کے لئے ایک علیحدہ جماعت قایم ہو جائے تو اوسکا وجود شاہی پارلیمنٹ کے ماتحت ہوگا۔ سر ایڈورڈ گرے نے مقام بڈفرڈ پر دوران تقریر یہ کہا کہ اگر ہم چینی مزدورون کا داخلہ بند کردین تو ٹرانسوال مین ایک ذمہ دار گورنمنٹ قایم کرنی ہوگی جسکے اصول دیگر نو آبادیون کے طرز پر ہون گے۔ کہا کہ جو اصحاب تجارت کی آزادی کے متعلق ہمارے فریق کو ووٹ عنایت کرین گے اون سے آئرلینڈ مین ہوم رول نہین جاری ہو سکیگا۔

ریاستہائے آسٹریلیا میں افیون کی کاشت اور اوسکی تجارت عام طور پر موقوف کردی گئی ہے۔ وہان کی مجلس جمہوریہ نے ارادہ کر لیا ہے کہ صرف دوائین استعمال کرنے کے لئے افیون شہر مین داخل ہونے پائے اس کارروائی سے کل ریاستون کو بھاری نقصان ہوگا۔ صرف کوئنسلینڈ کے محاصل مین سالانہ ۰ ہزار پونڈ کا گھاٹا پڑیگا۔

ماسکو کے گورنر جنرل نے شاہ ملیشیا کی ایک خاص جماعت مرتب کی ہے اس مین اکثر وہ لوگ شریک کئے گئے ہین جو شہر کے مشہور بدمعاش ہین۔ یہ جماعت مستعدی اور سرگرمی سے پولیس کی ہدایتون پر عمل درآمد کرتی ہے۔

جرمنی مین آجکل برطانیہ سے اگلا اتحاد دوبارہ قایم کرنے کی تدبیر پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔ کئی شہرون مین اسکے متعلق جلسے کئے جا رہے ہین۔

مجلسین منعقد کیجا رہی ہین جہان برٹش سفیر متعینہ جرمن بڑے تپاک سے مدعو کئے جا رہے ہین۔

پنجاب مین کپاس کی پیداوار دو ثلث ضایع ہوئی۔ قریب ۲ کروڑ کے نقصان ہوا۔

جشن جوبلی کی طرح لکھنو و کلکتہ مین بھی بخوشی شاہزادہ صاحب غربا کو دعوت دی گئی۔

پشاور کے موضع اراضی پر ۲۵ ۔ ۳۰ مسلح آدمی آ پڑے۔ لیکن کامیاب نہوئے دو گھنٹہ تک بندوقون کے فیر ہوتے رہے۔ تین ڈاکو قتل ہوئے اور کچھ پکڑے گئے۔ اور دو دیہاتی مجروح ہوئے۔

ملتان کی مسروقہ قیمتی باقلین ڈیرہ اسمعیل خان سے برآمد کی گئین۔ اونکی تعداد ۱۷ ہے۔ ریلوے خاکروبون نے چرا کر شیانون کے پاس بیچین ۱۲ آدمی گرفتار ہین۔

میڈیکل کالج لکھنؤ مین فرنگی کی طرح ویدک دیونانی طبابت بھی جایز قرار دی گئی۔

میونسپلٹی لاہور کے لئے ایک انجینیر ولایت سے ۔۔ روپیہ ماہوار پر بلایا جائیگا۔

خالصہ کالج امرتسر کے لئے تعلیم ولایت کے سہ سالہ وظایف کا خاص فنڈ قایم کیا گیا اس مین سر کیفور رشیار نے ایک لاکھ اور سر کیفور نابھ و جیند نے ۵ ۔ ۵ ہزار روپیہ عنایت فرمایا۔

سر کیفور جہاراجہ گوالیار اول جنٹ لانسرز کے کرنیل مقرر کئے گئے۔

ترچی مین شمالی ہندوستان کی فوج ملیشیا کے ۴ سپاہی بھاگ گئے ۔ ۳ رائفلین بھی لے گئے۔ ان مین کے تین سپاہیون کو معلوم کیا۔ کل سپاہی سکھ تھے۔

ریاست لاسہ کو دار جنگ مین سرکار نے ۳۰ ہزار روپیہ بطور نذرانہ کے پیش کیا۔

مدراس مین ایک سنسکرت کالج کے لئے وہان کے وکیل مسٹر کرشن سوامی آئر نے ۰ ہزار روپیہ دیا۔

جنرل اسپتال رنگون کا جنوب غربی حصہ منہدم ہوگیا۔ اب تعمیر ہو رہا ہے۔

گوالیار مین حضور پرنس آف ویلز نے وکٹوریہ میموریل کے نامبر کو گشت یہ ناگہٹ کا افتتاح فرمائی۔ حضور پرنس آف ویلز کی تشریف آوری کی خوشی مین اہل آگرہ نے ۱۱ ہزار روپیہ کے کمبل غربا مین تقسیم کئے۔

سر کیفور نابھ نے فیروزپور کا گرلز ہائی سکول لاحظہ فرمایا۔ اور دو سو روپیہ ماہوار مہینے کا وعدہ کیا اور یہان کی سکھ پلٹنون کی عورتون کے لئے ایک ہزار روپیہ دیا۔

پشاور مین عیسائی معلمان لڑکیون کے لئے ایک ماڈل سکول کھولنا منظور ہوا۔

گوجرانوالہ مین صاحب ڈپٹی کمشنر نے اپنی یادگار مین خالصہ گھنٹہ گھر کی بنیاد رکھی۔

منٹگمری جیل مین اون کاتنے کے آلات بہم پہنچانے کے لئے سرکار نے ۔۔ ہزار روپیہ منظور کیا ہے۔

کمیٹی لٹریری سوسائٹی کلکتہ کے اڈریس کے جواب مین حضور والیسرائے ہند لارڈ منٹو نے کمال مہربانی کا ثبوت دیا۔ بنگالہ کے قومی ایوان تجارت کو حضور نے صلاح دی کہ سودیشی پر چار کی رہبری کرین۔

گورنمنٹ ہند روزانہ ۔۔ ڈیڑھ جاندی خرید کرتی ہے۔ چنانچہ پچھلے ہفتے ۔۔ لاکھ روپیہ کی جاندی خریدی۔

بارہ پال عثمانہ کے پانچ سب انسپکٹر پولیس جو ہیں ملازمت سے معطل کیے گئے ہیں۔ ان پر ایسا سنگین الزام تھا کہ جسے خوف معلوم ہوتا ہے۔ الزام گیا تھا کہ وہ پولیس میں بیٹھے کر اونھوں نے ڈکیتوں کے بندے مقرر کیے۔ اور سود دینی جلسوں میں شریک ہونے کی رپورٹ نہیں کی تھی۔ بہرحال الزام نہایت سنگین ہے۔ چنانچہ ہوئی کہ حلف نامہ کا کام نہیں دیا گیا۔ وہ تو کہو گورنمنٹ منصف ہے۔

لاہور ۲۷ دسمبر۔ پشاور سے شاہی دربار سے چترال کو مراجعت کے وقت کپتان ای ای نائلر اسسٹنٹ پولیٹیکل ایجنٹ اور اسکے ساتھی برفباری کے باعث درہ لواری میں برف میں دب گئے۔ مہتر چترال کے بھی ۲۲ مصاحب سخت برفباری کے باعث مر گئے۔ خوش قسمتی سے مہتر چترال جان سلامت لے گئے۔

سنا ہے ایران بھی اب جاگا ہے اور ملک کی صنعت و حرفت کی ایک نمائش کرنیکا مصمم ارادہ کیا ہے۔ کاش اسی بہانے ایران کی صنعت و حرفت کو جو بالکل ملیامیٹ ہو چکی ہے کچھ فروغ ہو جائے۔

مصر کے ایک قصبہ منوف میں ایک عجیب عورت نے ایک حمل میں سات بچے جنے۔ چار لڑکے اور تین لڑکیاں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں تو مر گئیں مگر تین بچے ابھی زندہ اور عورت بھی تندرست و صحیح المزاج ہے۔ سچ کہا ہو ستی دور جور زمانی۔

خبر مارشل علی پاشا کے استعفا کی خبر جو غلط اخبارات نے اوڑائی تھی اور اب خود ہی لکھا ہے کہ نہیں استعفا نہیں دیا ہے بلکہ جلالت مآب کی خدمت میں عرض کیا ہے کہ چونکہ میں عرصہ سے علیل رہتا ہوں اس لئے میری خدمت کی مدت اگر نہ بڑھائی جائے۔ خود غلط (۱) دیکھو غلط۔

یحییٰ آفندی قاضی مصر جو پچھلے دنوں بہ تبدیل شیخ الاسلام قسطنطنیہ بلائے گئے تھے بحکم جلالت مآب معزول کئے گئے۔ وجہ معزولی ابتک نامعلوم ہے۔ اسمٰعیل پاشا خدیو سابق کے عہد تک یہ دستور تھا کہ ہر سال قسطنطنیہ سے نیا قاضی مصر کے لئے آیا کرتا تھا۔ خدیو مرحوم نے سلطان المعظم سے یہ درخواست کی یہ قاعدہ بدل دیا جائے مصر کا جو قاضی مقرر ہو وہ مرتے دم تک اپنے عہدہ پر رہے۔ البتہ اگر کوئی قصور قابل عزل سرزد ہو جائے تو معزول کر دیا جائے۔ جلالت مآب نے یہ درخواست منظور فرمائی۔ عبدالرحمن نافذ آفندی و جمال الدین آفندی آخر عمر تک قاضی مصر رہے۔ اسکے بعد یحییٰ آفندی مقرر ہوئے جو اب پانچ سال کے بعد معزول کئے گئے۔ آدمی نہایت معقول اور بااثر تھے اسلئے اکثر مصریوں کو افسوس بھی ہے۔ اب انکی جگہ فضیلتلو جمال الدین آفندی قاضی مکہ معظمہ قاضی مصر ہوئے۔ آپ قاضی استنبول کا خطاب رکھتے ہیں۔ جو قاضی سابق کے خطاب قاضی حرمین سے اعلیٰ ہے۔ خدیو معظم کو ابھی اس تعیین کی خبر آگئی ہے۔ بعض ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یحییٰ آفندی قاضی مصر نے خود استعفا دیا۔ اسلئے کہ چند روز سے جو کچھ وہ چاہتے تھے مجلس وزرا میں اونکی شنوائی نہیں ہوتی تھی۔

بحر روم اور ایران کے طوفان میں بیروت اور طرابلس کے مابین ایک تجارتی سٹیمر ڈوب گیا پانچ ہزار پونڈ کا تجارتی سامان اوسپر بار تھا جس میں سے ایک حبہ تک نہ بچا۔ کئی جانیں بھی تلف ہوئیں۔

خدیو المعظم نے کرنیل ابراہیم پاشا منیجر محکمہ انتخاب فوج کو اس سال حجاج مصر کا امیر و کاروان سالار مقرر کیا ہے۔ اور محمد بک وہبی کو امین صرہ حجازی۔

سابق والی بیروت مصطفیٰ بک آفندی کی پنشن ۵ ہزار قرش مقرر ہوئی۔

روسیہ نے چند ہی سال میں نمایاں ترقی کرلی ہے۔ تجارتی جہاز تیار کرتے ہیں جو عنقریب قسطنطنیہ۔ بیروت۔ و اسکندریہ کے مابین آمد و رفت شروع کردیں گے۔ وکلاء کمپنی معاملہ طے کرنے کے لئے آستانہ پر آئے ہوئے ہیں۔

جلالت مآب نے مارشل فیضی پاشا کو بصلہ حسن خدمت مرصع تمغہ امتیاز مرحمت فرمایا۔ اور مارشل مذکور کے فرزند میجر علی رضا بک کے ہاتھ مع دیگر تحائف روانہ یمن کیا۔

بیروت کے اسلامی مدارس میں اس سال خلاف امید مسلمان طلبہ کا اتنا ہجوم ہے کہ تمام مدارس پُر ہو گئے ہیں اور اب تک طلبہ برابر چلے آ رہے ہیں۔

بانکی اخبار
یہ پرچہ مالک و ایڈیٹر نے اپنے مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں چھپواکر اپنی اسی مقام سے شائع کیا۔